45691 ـ كيا زكاۃ كى مقدار سے زيادہ نكالنے سے سودى فوائد حلال ہو جاتے ہيں ؟

سوال

بنكوں سے حاصل ہونے والے فوائد كے متعلق اختلافات سامنے آرہے ہيں كہ آيا يہ حلال ہيں يا حرام ؟
تو كيا جب ميں رمضان ميں ادا كيا جانے والا فطرانہ كى مقدار زيادہ ادا كروں جو فوائد كى مقدار سے زائد ہو تو كيا يہ فوائد ميرے ليے حلال ہو جائيں گےاور ميں انہيں صرف كرسكتا ہوں اور كيا وہ پاكيزہ بن جائيں گے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

معروف اور معتبر اہل علم كا سودى فوائد كى حرمت پر اتفاق ہے، اور عالم اسلام ميں اس كى حرمت ميں كئى ايك علمى كميٹيوں كے فيصلے اور فتوى جارى ہو چكے ہيں، ان ميں اسلامى ريسرچ اكيڈمى ازہر كا فيصلہ بھى شامل ہے جو 1965 ميلادى ميں صادر ہوا جس ميں 35 اسلامى ممالك كے مندوب اور نمائندے شامل ہوئے اس قرار ميں ہے كہ:

(قرض كى سب قسموں پر فوائد لينا حرام ہيں، اس ميں كوئى فرق نہيں كہ اس كا نام قرض استہلاكى (يعنى كھپت والا قرض) يا اسے قرض انتاجى كہا جاتا ہو(يعنى پيداوارى قرض) ہو، كيونكہ كتاب و سنت كى مجموعى نصوص شرعى طور پر دونوں قسموں كى قطعى حرمت پر دلالت كرتى ہيں). انتہى

اور تنظيم موتمر اسلامى كے ذيلى ادارے اسلامى فقہ اكيڈمى (مجمع فقہ الاسلامى) كے 1985ميلادى ميں منعقدہ اجلاس ميں يہ فيصلہ ہوا كہ:

(ہر وہ قرض جس كى ادائيگى كا وقت ہو چكا ہو اور مقروض شخص اس كى ادائيگى سے عاجز ہو تو اسے ادائيگى كا وقت دينے اور تاخير پر ليا جانے والا زيادہ يا فائدہ حرام ہے، اور اسى طرح قرض كے معاہدے ميں ابتدائى طور پر ہى ليا جانے زيادہ يا فائدہ بھى حرام ہے، يہ دونوں صورتيں سود اور شرعا حرام ہيں) انتہى.

اور اسى طرح رابطہ عالم اسلامى كے ذيلى ادارے مجمع فقہ الاسلامى (اسلامى فقہ اكيڈمى) كے 1986 ميلادى ميں منعقدہ اجلاس ميں قرار پاس ہوئى جس ميں ہے كہ:

(ہر وہ مال جو سودى فوائد كے ذريعہ آئے وہ شرعا حرام ہے، مسلمان كے ليے اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہيں، كہ وہ مال اپنے ليے ركھے يا اپنے اہل عيال ميں سے جن كا وہ ذمہ دار ہے كا كوئى بھى كام اس مال سے پورا كرے، بلكہ اس پر واجب ہے كہ وہ يہ مال عام مسلمانوں كى فلاح و بہبود كے ليے استعمال كرے، مثلا مدارس يا ہسپتال وغيرہ

میں، اور یہ صدقہ نہیں ہو گی بلکہ اس کے مال کی پاکیزگی اور طہارت کے طور پر ہے.

اور کسی بھی حالت میں ان سودی فوائد کو بنک کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے تا کہ وہ اس مال سے اور مالی طاقت حاصل کرے اور اس مال سے بنکوں کا گناہ باہر اور بھی زیادہ ہو، کیونکہ بنک ان اموال کو عادتا یہودی اور عیسائی اداروں اور تنظیموں پر صرف کرتا ہے، لہذا اس طرح مسلمانوں کا مال مسلمانوں کے خلاف لڑائی اور مسلمانوں کی اولاد کو ان کے عقیدہ سے برگشتہ کرنے میں استعمال ہونے لگے گا، یہ علم میں ہونا چاہیے کہ ان سودی بنکوں کے ساتھ فائدہ یا فائدہ کے بغیر لین دین کرتے رہنا جائز نہیں ہے) انتہی.

آپ مزید تفصیل اور فائدہ اور اہمیت کے پیش نظر مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

(12823) اور (20695) اور (292) اور (22392).

اور اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان فوائد کی حرمت کے متعلق جو اختلافات سامنے آرہے ہیں ان کی کوئی حیثیت اور قدر و قیمت نہیں .

اور پھر سودی فائدہ خبیث اور گندا مال ہے، نہ تو اس سے صدقہ نکالا جا سکتا ہے اور نہ ہی زکاۃ، چاہے وہ رمضان المبارک کا صدقہ ہو جسے فطرانہ کہتے ہیں یا پھر اس کےعلاوہ صدقہ و خیرات ہو.

ان فوائد سے حاصل ہونے والے مال کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر صرف کرنا واجب اور ضروری ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ میں استطاعت ہے تو سودی بنک کے ساتھ لین دین اور کاروبار کرنا بھی ترک کرنا واجب اور ضروری ہے.

واللہ اعلم .